حضرت مخدوم
سیّد اشرف جہانگیر سمنانی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: حضرت مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ١٦

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

idarakhutbatejuma@gmail.com :

00971559421541:

00923458090612 :

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

١٤٤٦ھ/٢٠٢٤ء

حضرت مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

محبوبِ یزدانی، مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور ومعروف چشتی بزرگ، عالمِ دین اور سلسلۂ اشرفیہ کے بانی ہیں۔ حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اُن پاکیزہ نُفوس میں ہوتا ہے، جن کے فیضِ قدم سے ہندوستان میں شمعِ اسلام فروزاں (روشن) ہوئی!۔

ولادتِ باسعادت

حضرت مخدومِ سمنانی کی ولادتِ باسعادت ۷۱۲ ہجری، شہرِ سمنان (ایران کا قدیمی شہر) میں حاکمِ وقت سلطان سیّد ابراہیم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر ہوئی، جو ایک عادل حکمران ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت متقی، پرہیزگار اور باعمل عالمِ دین بھی تھے۔ حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے، آپ کا سلسلۂ نسَب تئیس ۲۳ واسطوں سے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے[1]۔

---

(۱) دیکھیے: "غوث العالم مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی (حیات وخدمات ایک نظر میں)" ص۳۔

اَلقاب

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو اپنے تقویٰ و پرہیزگاری کے باعث، جن متعدّد اَلقاب سے لکھا اور پُکارا گیا، اُن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) "غوث العالم" (۲) "قُطبِ عالَم" (۳) "محبوبِ یزدانی" (۴) "تارکِ سلطنت" (۵) "سلطان" (۶) "مخدوم" (۷) "اَوحد الدین" (۸) "قُدوۃ الکُبریٰ" (۹) "جہانیاں جہانگیر"۔

ابتدائی تعلیم

مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ابتدائی تعلیم، جلیل القدر عالمِ دین حضرت مولانا عِماد الدین تبریزی، اور شیخ علی بن حمزہ کُوفی رحمۃ اللہ علیہما سے حاصل کی۔ سات ۷ برس کی عمر میں سات ۷ قراءتوں کے ساتھ پورا قرآنِ کریم حفظ کیا، اور چودہ ۱۴ برس کی عمر میں دیگر مروَّجہ دینی علوم کی تکمیل فرما کر اُن پر عبور حاصل کیا[۱]۔

اساتذہ وشُیوخ

حضرت مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جن اساتذہ وشُیوخ سے اِکتسابِ فیض کیا، اُن میں سے چند کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) شیخ علاء الحق والدّین گنج نبات پنڈوی، (۲) شیخ رُکن الدین علاءُ الدَولہ سمنانی، (۳) شیخ کمال الدین عبدالرزّاق کاشی، (۴) امام عبداللہ یافعی، (۵) سیّد علی ہمدانی، (۶) شیخ عِمادالدین تبریزی، (۷) مخدوم جہانیاں جہاں گشت، سیّد جلال الدین بخاری، (۸) حضرت سیّد عبدالغفور حَسن جیلانی، (۹) حضرت خواجہ بدر الدین بدر

---

(۱) دیکھیے: "سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی، دینی اور رُوحانی خدمات کا تنقیدی جائزہ" باب اوّل، فصل اوّل، تحصیلِ علم، ص ۳۴۔

عالم زاہدی، (۱۰) شیخ حاجی محمد بن عارف القادری، (۱۱) خواجہ سیِّد بہاؤ الدین نقشبند، (۱۲) خواجہ سیّد شاہ بدیع الدین مدار[1]۔

تصنیفات

عالمِ ربّانی مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سَمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف علم وفنون میں بہت سی اہم کتب تصنیف فرمائیں، جن سے حضرت مخدوم سمنانی کے علم وفضل اور تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے، محبوبِ یزدانی حضرت سمنانی کی چند مشہور تصنیفات کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(۱) ترجمۂ قرآن (فارسی)، (۲) قواعد العقائد، (۳) فتاوی اشرفیہ، (۴) لعنتِ فسقی، (۵) اشرف الفوائد، (۶) بحر الاذکار، (۷) حجۃ الذاکرین، (۸) تحقیقاتِ عشق، (۹) بِشارت المریدین، (۱۰) شرح ہدایہ، (۱۱) شرح عوارِف، (۱۲) شرح فُصوص الحکم، (۱۳) نحوِ اَشرفیہ، (۱۴) اَخلاق وتصوُف، (۱۵) رسالہ قبریہ، (۱۶) اَشرف الاَنساب، (۱۷) تنبیہ الاِخوان، (۱۸) بِشارت الاِخوان، (۱۹) کنزالاَسرار، (۲۰) دیوانِ اشرف[2]۔

حضرت سیّد مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیفات کا بیشتر حصہ ناپید ہو چکا ہے، البتہ بعض کتب مطبوعہ اور بعض قلمی نسخوں کی شکل میں اب بھی مَوجود ہیں، اہلِ علم اور مخیّر حضرات کو چاہیے کہ اس اَمر کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں،

---

(۱) دیکھیے: "غوث العالم مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی" خلافتیں، ص۶۔ "سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی، دینی اور رُوحانی خدمات کا تنقیدی جائزہ" باب ۳، فصل ۱: ہم عصر علماء وصوفیاء سے تعلق... الخ، ص۱۰۰۔

(۲) دیکھیے: "سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی، دینی اور رُوحانی خدمات کا تنقیدی جائزہ" باب ۳، فصل ۲، تصنیفات، علمی وادبی خدمات، ص۱۷۳ - ۲۰۶، ملتقطاً۔

اور قلمی نسخوں کی شکل میں مَوجود حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی وِرثہ کی اِشاعت کا جَلد اہتمام فرمائیں !۔

اجازت وخلافت

حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ضلع مالدہ (صوبہ بنگال) کے مقام "پنڈوا شریف" میں شیخ علاء الحق گنج نبات پنڈوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ مبارک پر "سلسلۂ چشتیہ نظامیہ" میں بیعت ہوئے، اور چار ۴ سال تک اپنے پیر و مُرشِد کی خدمت میں رہے، اس دَوران محبوبِ یزدانی حضرت مخدوم سمنانی نے سخت ریاضتیں اور مجاہدے کیے، مُرشِدِ کامل شیخ علاء الحق گنج نبات پنڈوی نے خصوصی توجہ فرماتے ہوئے خُوب رُوحانی تربیت فرمائی، ظاہری و باطنی فُیوض، برکات اور عُلوم سے نوازا، پھر اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ اس کے بعد پیر و مرشد شیخ علاؤالحق گنج نبات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم پر تبلیغِ دین کے سلسلہ میں جونپور (ہندوستان) روانہ ہوئے[1]، اور "کچھوچھہ شریف"[2] تشریف لے آئے، حضرت مخدوم سمنانی "کچھوچھہ شریف" میں جس جگہ آباد ہوئے اُس کا نام "رُوح آباد" رکھا، اور وہاں "کثرت آباد" کے نام سے اپنی خانقاہ قائم کی، اور اس خانقاہ میں اپنے لیے ایک حجرہ مقرَّر فرمایا جس کا نام "وَحدت آباد" رکھا۔ ع

---

(۱) دیکھیے: "سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی، دینی اور رُوحانی خدمات کا تنقیدی جائزہ" باب دُوم ۲، فصل اوّل، لقب جہانگیر، ۸۱، ۸۲، ملخصًا۔

(۲) کچھوچھہ شریف اُس وقت صوبہ اُتر پردیش (UP) کے ضلع جونپور میں تھا، پھر ۱۹۹۵ء تک سابقہ ضلع فیض آباد کی حدود میں تھا، ۲۹ ستمبر ۱۹۹۵ء کو فیض آباد جیسے بڑے ضلع کی ضلعی حیثیت کو ختم کر کے ایک عام شہر بنا دیا گیا، اور اسے چھوٹے چھوٹے مختلف انتظامی ضلعوں میں تقسیم کر دیا گیا، لہذا اب کچھوچھہ شریف ضلع امبیڈکر نگر (Ambedkar Nagar) کی حدود میں شمار ہوتا ہے۔

جو "وَحدت آباد" جائے خلوَت، تو "کثرت آباد" جائے جلوَت

کہیں ہے وَحدت کہیں ہے کثرت، عجب ہے اہتمام اشرف!

جو "رُوح آباد" جا کے دیکھو، تو سَیرِ رُوحی کا لُطف آئے

جو بیٹھو دار الاَماں میں جاکر، تو پاؤ واں فیضِ عامِ اشرف![1]

خلفاء

محبوب یزدانی، مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعدّد خلفاء ہیں، ان میں سے چند مشہور خلفاء کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) سیّد عبد الرزّاق نُور العین (جانشین حضرت مخدوم سَمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)، (۲) شیخ نظام الدین یمنی، (۳) شیخ کبیر، (۴) شیخ محمد عُرف دُرِّ یتیم، (۵) شیخ صفی الدین رَدَولوی، (۶) شیخ شمس الدین بن نظام الدین صدیقی اَودھی، (۷) شیخ خیر الدین سدھوری، (۸) شیخ معروف، (۹) شیخ سلیمان محدِّث، (۱۰) شیخ رُکن الدین، (۱۱) شیخ قیام الدین شہباز، (۱۲) قاضی حجت، (۱۳) شیخ ابو المکارِم ہروی، (۱۴) شیخ اصیل الدین، (۱۵) شیخ سماء الدین رَدَولوی، (۱۶) قاضی محمد سدھوری، شیخ سیّد عثمان بن خضر، (۱۷) ابو المظفر شیخ محمد لکھنوی، (۱۸) شیخ عارف مکرانی، (۱۹) شیخ جمیل الدین سفیدباز، (۲۰) مولانا غلام الدین جائسی، (۲۱) سیّد عبد الوہّاب، (۲۲) شیخ جمشید بیگ (مُصاحب امیر تیمور)، (۲۳) قاضی شِہاب الدین دَولت آبادی، (۲۴) شیخ کمال جائسی، (۲۵) شیخ حاجی فخر الدین، (۲۶) شیخ داوٗد، (۲۷) قاضی رُکن الدین، (۲۸) شیخ نور الدین، (۲۹) شیخ الاسلام شیخ احمد گجراتی، (۳۰) شیخ مبارک گجراتی،

---

(۱) دیکھیے: "صحائفِ اشرفی" چھٹا صحیفہ، قصیدہ، ۱/۱۱۱۔

(۳۱) شیخ حسین، (۳۲) شیخ محمود کثوری، (۳۳) شیخ عبد اللہ صدّیقی بنارسی، (۳۴) شیخ صفی الدین مسند عالی صیف خان[۱]۔

مُعاصرین

تارکِ سلطنت، مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے مُعاصرین میں بہت بڑے بڑے علماء، مشایخ اور بزرگانِ دین ہیں، ان میں حسبِ ذیل چند اسمائے گرامی خاص طَور پر قابل ذکر ہیں:

(۱) شیخ ابو الرضا حاجی بابا رَتن ہندی، (۲) خواجہ سیّد محمد گیسودراز، (۳) خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبند، (۴) خواجہ محمد پارسا، (۵) امام عبد اللہ یافعی، (۶) شیخ رُکن الدین علاء الدَولہ سمنانی، (۷) شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشی، (۸) مخدوم جہانیاں جہاں گشت، سیّد جلال الدین بخاری، (۹) علّامہ نجم الدین ابن علّامہ برہان الدین مَرغینانی، (۱۰) شیخ خلیل اَتا، (۱۱) شاہ نعمت اللہ ولی، (۱۲) شیخ بدیع الدین شاہ مدار، (۱۳) میر سیّد علی ہمدانی، (۱۴) شیخ قثیم ترکستانی، (۱۵) خواجہ شمس الدین حافظ محمد شیرازی، (۱۶) میر صدر الدین جہاں، (۱۷) شیخ قوام الدین اَدہمی، (۱۸) خواجہ احمد قطب الدین چشتی، (۱۹) سیّد جمال الدین خورد سکندر پوری، (۲۰) شیخ ابو الوفاء خوارِزمی، (۲۱) شیخ اسماعیل سمنانی، (۲۲) سیّد جعفر بہرائچی، (۲۳) شیخ صالح سمرقندی، (۲۴) شیخ نور الحق پنڈوی[۲]۔

---

(۱) دیکھیے: "سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی، دینی اور رُوحانی خدمات کا تنقیدی جائزہ" باب ۴، فصل ۱، سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی اَولاد (معنوی)، اور خلفاء کی تبلیغی خدمات، ص۲۱۰-۲۷۵، ملتقطاً۔

(۲) ایضاً، باب ۳، فصل ۱: ہم عصر علماء وصوفیاء سے تعلق... الخ، ص۱۰۰۔

سمنان کی بادشاہت اور بحیثیت ایک عادل حکمران

حضرت سلطان سیّد مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والدِ گرامی سلطان سیّد ابراہیم سمنانی کی وفات کے بعد، صرف پندرہ ۱۵ سال کی عمر میں سمنان کے تخت پر رَونق افروز ہوئے، حضرت مخدوم نے دس ۱۰ سال تک حکومت کی، آپ کا دَورِ حکومت بہت مثالی تھا، آپ کے عہدِ سلطنت میں آپ کی رِعایا بڑی خوش تھی، اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ تعلیم، صحت، خوراک اور علاج مُعالجہ سمیت ضروریاتِ زندگی کی ہر سُہولت انہیں میسّر تھی، یتیموں بیواؤں کے لیے سرکاری خزانے سے وظائف مقرّر تھے، غریب اور نادار لوگوں کی کفالت حکومت کی ذمّہ داری تھی، جبکہ ہنر مند لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کیے جاتے تھے؛ تاکہ محنت مزدوری کر کے وہ اپنے اہل وعِیال کی کفالت کر سکیں![1]۔

صرف یہی نہیں، بلکہ سلطان سیّد مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد ماجد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، دینی مدارِس کی بھی سرپرستی فرمائی، علماء وطلباء کے لیے وظائف مقرّر فرمائے اور انہیں دیگر مُراعات دیں، آپ کی حکمت، دانائی اور اُمورِ سلطنت میں مہارت کے سبب "سمنان" (ایران) بہت جَلد عدل وانصاف اور علم وفَن کا مرکز بن گیا[2]۔

سیّد مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عادِل، مُنصِف اور بیدار مَغز حاکم تھے، حکمرانی کے اُصول سے پوری طرح باخبر تھے، اور ایک حکمران میں جو صلاحیتیں اور اَوصاف ہونے چاہئیں، وہ سب حضرت سلطان مخدوم سمنانی میں بدرجہ اتم مَوجود تھے[3]۔

---

(۱) ایضًا، باب ۱، فصل ۲، آپ کے عہد کا مُعاشرتی ماحول، ص۵۰۔

(۲) ایضًا، آپ کے عہد کا مذہبی ماحول، ص۴۸۔

(۳) ایضًا، بحیثیت ایک عادل حکمراں، ص۴۳۔

حضرت سلطان مخدوم سمنانی بحیثیت سپہ سالار

سیّد مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ ایک عادل حکمراں ہی نہیں، بلکہ بہترین سپہ سالار بھی تھے، آپ نے اپنے دس ۱۰ سالہ دَورِ حکومت میں بنفسِ نفیس فَوجی لشکر کی قیادت کی، اور اپنی فہم وفراست سے جنگ میں کامیابی حاصل کر کے، ثابت کیا کہ فنِ حرب (جنگی مہارت) میں بھی آپ کمال مہارت رکھتے ہیں![1]۔

راہِ سُلوک کی طرف جُھکاؤ اور ترکِ سلطنت

تارکِ سلطنت حضرت سیّد مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دَورِ حکومت میں بھی زیادہ تَروقت عبادت ورِیاضت میں گزارا کرتے، فرائض وواجبات کی پابندی فرماتے، بزرگانِ دین کی بارگاہ میں حاضری آپ کا معمول تھی، جن میں حضرت علاؤ الدَولہ سمنانی[2]، شیخ عبد الرزّاق کاشانی، اور میر سیّد علی ہمدانی قدس اسرارہم اسمائے گرامی خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں[3]۔

حضرت سیّدنا خضر کی زیارت اور غیبی اشارہ

سلطنتِ سمنان کا حکمران ہونے کے باوُجود، حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اور میلان سُلوک ومعرفت کی طرف ہی رہا، اور اس راہ میں آپ کی جستجو بڑھتی ہی رہی۔ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب میں شرفِ دیدار سے نوازا، اور فرمایا کہ "اے اشرف! تمہارا کام پورا ہوگیا، اگر وِصالِ الٰہی اور مملکتِ لامتناہی چاہتے ہو تو بادشاہی چھوڑ دو، اور مُلک ہند کی طرف کُوچ کرو، وہاں

---

(۱) ایضاً، بحیثیت سپہ سالار، صـ۴۶۔
(۲) دیکھیے: "مکتوباتِ اشرفی" ۱/۵۔
(۳) دیکھیے: "سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی، دینی اور رُوحانی خدمات کا تنقیدی جائزہ" باب ۲، فصل ۱، ترکِ سلطنت، صـ۵۳۔

ایک بزرگ شیخ علاؤ الدین گنج نبات ہیں، جو تانبے کو کُندن بنا دیں گے" یہ کلماتِ بِشارت فرما کر حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام غائب ہو گئے[1]۔

حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور بِشارت کے بعد، صبح ہوتے ہی حضرت مخدوم سمنانی نے صرف پچیس ۲۵ سال کی عمر میں، اُمورِ سلطنت کو ترک کر دیا، اور حکومت و تخت اپنے چھوٹے بھائی شاہ محمد اَعرف سمنانی کے سپرد کرکے، شیخ علاؤ الدین گنج نبات کی تلاش کے لیے عازِمِ سفر ہوئے[2]۔ ع

بھلا کوئی اشرفی سے پُوچھے کہ شاہ اشرف کی شان کیا ہے

کہے گا وہم وگماں سے میرے بلند ہے احتشامِ اشرف[3]

مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی بارگاہ میں حاضری

تاج و تخت کو ترک کرنے کے بعد حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ، سمنان سے بخارا اور سمرقند سے ہوتے ہوئے "اُوچ شریف"[4] پہنچے، جہاں آپ کی ملاقات حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت، جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ہوئی، جو ظاہری وباطنی علوم کے عالم اور جامعِ صفات وکمالات تھے، حضرت مخدوم سمنانی جیسے ہی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ "ایک مدّت بعد بُوئے طالبِ صادِق نسیمِ باغِ سیادت دماغ میں پہنچی،

---

(۱) ایضاً، ص۵۵۔

(۲) دیکھیے: "سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی، دینی اور رُوحانی خدمات کا تنقیدی جائزہ" باب ۲، فصل ۱، ترکِ سلطنت کے وقت عمر، ص۵۶۔

(۳) دیکھیے: "صحائفِ اشرفی" چھٹا صحیفہ، قصیدہ، ۱/۱۱۲۔

(۴) تحصیل احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور پاکستان میں واقع ہے۔

فرزند مبارک ہو! تم بہت مردانہ وار آئے ہو، جلدی کرو، برادرم علاؤالدین تمہارے منتظر ہیں، راہ میں کہیں زیادہ توقُف نہ کرنا"[1]۔

حضرت مخدوم سمنانی نے صرف تین ۳ دن "اُوچ شریف" (پرانا نام: دیوگڑھ) میں قیام فرمایا، اور حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ کے رُوحانی فیضان سے فیضیاب ہوکر "دہلی" (ہندوستان) کی جانب روانہ ہوگئے، جہاں آپ نے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، اور خواجہ نظام الدین اَولیاء رحمۃ اللہ علیہما کے مزارات پر حاضری دی، اور رُوحانی فُیوض وبرکات حاصل کیے!۔

پیرومُرشد کی کرم نوازی

حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ دہلی سے روانہ ہوکر بنگال تشریف لے گئے، جہاں "پنڈوا شریف" (ضلع مالدہ) میں حضرت شیخ علاؤالدین گنج نبات کی بارگاہ میں حاضری دی، شیخ حضرت علاؤالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بنفسِ نفیس آپ کا استقبال فرمایا، اور آپ کو اپنے حلقۂ اِرادت (مریدوں) میں شامل فرمایا۔ اس موقع پر حضرت شیخ علاؤالدین گنج نبات نے دستار مبارک اُتار کر حضرت مخدوم سمنانی کے سر مبارک پر سجادی، پیر ومُرشد کی اس کمال محبت سے مغلوب ہوکر، فرطِ جذبات میں حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فی البدیہہ یہ شعر کہا: ع

نہادہ تاج دَولت بر سرِ مَن

علاؤ الحق والدین گنج نبات

---

(۱) دیکھیے: "سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی، دینی اور رُوحانی خدمات کا تنقیدی جائزہ" باب ۲، فصل ۱، ہندوستان میں وُرود، ص۶۳۔

زہے پیرے کہ ترک از سلطنت داد

بر آوَردہ مرا از چاہ آفات![1]

"حضرت علاؤالحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے سر پر دَولت کا تاج رکھ دیا۔ اس پیر کا کیا کہنا جس سے ملنے کی تمنّا نے مجھے سلطنت سے بے نیاز کر دیا! اور آفات سے نکال کر رُوحانی ترقی کی شاہراہ پر ڈال ڈیا"۔

اردو نثر نگاری کے پہلے ادیب

حضرت سیّد مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیفات میں ایک رسالہ "اَخلاق و تصوُف" ہے، جو حضرت سمنانی نے ۷۰۸ھ/۱۳۰۸ء میں تحریر فرمایا، یہ رسالہ اردو زبان میں تحریر کیا گیا، اردو زبان میں اس سے پہلے کوئی کتاب ثابت نہیں، اس اعتبار سے حضرت سیّد مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اردو نثر نگاری کے پہلے ادیب قرار پاتے ہیں، اور محققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہی رسالہ اردو کا پہلا رسالہ ہے۔

طریقۂ تبلیغ

حضرت سیّد مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقریر و تحریر دونوں طریقوں سے تبلیغ فرمائی، جہاں کہیں تقریر کی ضرورت محسوس کی وہاں تقریر فرمائی، اور دلائل و براہین سے اسلام کی حقّانیت کو ثابت کیا، جس سے متاثر ہو کر متعدّد غیر مسلم لوگوں نے اسلام قبول کیا، اور آپ کے زیرِ سایہ راہِ سُلوک و عرفاں کی منازِل طے کیں۔ اسی طرح حضرت مخدوم سمنانی نے جہاں تحریر کی ضرورت محسوس کی، وہاں آپ نے تصنیفات و مکتوبات کے ذریعے بادشاہانِ وقت، اور عام لوگوں کی اِصلاح کا

(۱) ایضًا، پیر و مرشد کی خدمت میں، ص۷۳، ۷۴۔

فریضہ انجام دیا۔ اس سلسلے میں حضرت مخدوم سمنانی کے مکتوبات نے بڑااہم کردار ادا کیا، حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات فارسی زبان میں ہیں، اہلِ علم کو چاہیے کہ ان مکتوبات کا اردو زبان میں ترجمہ کریں؛ تاکہ عام لوگ بھی مستفید ہو سکیں!۔

اِحیائے شریعت

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں اِحیائے شریعت کے لیے بڑی دینی خدمات انجام دیں، علمی مُباحثے کیے، تحریر، تقریر اور دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیا، اور صراطِ مستقیم سے بھٹکے ہوؤں کی اِصلاح کے ساتھ ساتھ ظاہری و باطنی تربیت بھی فرمائی۔ مشرکینِ ہند کے ساتھ رہنے کی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں نے اپنی جہالت کے باعث، غیر اِرادی طَور پر ایسی بہت سی باتیں اپنا رکھی تھیں، جو شریعت اور اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف اور مُنافی تھیں، حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اِحیائے شریعت کے لیے کام کرتے ہوئے ان رسم، رَواج اور بدعات کی نشاندہی اور بیخ کنی فرمائی، اور تبلیغِ دین کے ذریعے لوگوں میں شُعور پیدا کیا، کہ جو باتیں اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں وہ سب غلط ہیں، اور ان سے بچنا انتہائی ضروری ہے[1]۔

شراب کی خصوصی ممانعت اور وعظ و نصیحت

ایک بار حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ تبلیغی دَورے پر تھے، کم و بیش ایک ہزار لوگ مرید ہوئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں خصوصی دعا فرمائی، لیکن ان کے بڑوں میں ایک آدمی شراب پی کر، حضرت مخدوم سمنانی کی زیارت کے لیے حاضر ہوا، حضرت مخدوم سمنانی نے فرمایا کہ "تعجب ہے کہ زندہ رہے اور پھر شراب پیے!" (یعنی شراب پینے کے باوُجود یہ آدمی زندہ ہے، باعثِ تعجب ہے!) حضرت کا اتنا فرمانا

(۱) ایضًا، باب ۲، فصل ۲، اِحیائے شریعت، ص۹۵،۹۶، ملخصًا۔

ہی تھا کہ تقدیرِ الٰہی مُوافق ہوئی اور وہ شخص اُسی وقت مَر گیا، اس کے بعد محبوبِ یزدانی حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کو بلاکر وعظ ونصیحت فرمائی، اور آخر میں فرمایا کہ "خبردار خبردار! تم لوگ شراب نہ پینا، جو کوئی تم میں سے شراب پیے گا، جوان مَر جائے گا، یا محتاج ہوجائے گا" یہ سن کر سب نے حضرت مخدوم سمنانی کے فرمان کو قبول کیا، اور آئندہ شراب نہ پینے کا عہد کیا![1] ع

ادب سے کہ جس نے رُخ پھرایا، غضب کا منہ پہ لگا تماچا

جلال وجَبروتِ شہ کا دیکھو، عجب ہے عالی مقامِ اشرف[2]

تعلیمات وارشادات

حضرت خواجہ مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات وارشادات میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) ولی کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے، کہ وہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قولاً، فعلاً اور اَز رُوئے اعتقاد تابع ہو[3]، یعنی اتّباعِ رسول شرطِ ولایت ہے۔

(۲) اپنے اَعضاء (یعنی ظاہر) کو عمدہ عبادتوں سے آراستہ کرنا، اور باطن کو پسندیدہ خُوبیوں سے سنوارنا، فیضِ الٰہی کا مُوجِب ہے[4]۔

(۳) اگر علم کا چراغ ولی کے دل میں نہ ہو تو اُسے شر کی خبر نہیں ہوسکتی، اور وہ

---

(۱) دیکھیے: "صحائفِ اشرفی" چھٹا صحیفہ، مثنوی، ۱/۱۰۷، ملخصًا۔

(۲) ایضاً، قصیدہ، ۱/۱۱۲۔

(۳) دیکھیے: "لطائفِ اشرفی" اتّباعِ رسول شرطِ ولایت ہے، ۱/۵۸۔

(۴) دیکھیے: "سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی، دینی اور رُوحانی خدمات کا تنقیدی جائزہ" باب ۴، فصل ۲، ظاہر وباطن کو سَنوارنا، ص۲۸۴۔

صحرائے ظلمت، اور دشتِ کدُورت میں مارامارا پھرتا رہے گا[1]۔

(۴) اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی زندگی ایک ہفتہ سے زیادہ باقی نہیں، تب بھی اسے چاہیے کہ علمِ فقہ کے حصول میں مشغول رہے؛ کہ ایک دینی مسئلہ کا جان لینا، ہزار رکعت نوافل سے بہتر ہے[2]۔

(۵) مرید کو اِرادت میں صادِق ہونا چاہیے، اور پیر کے ہر (مُوافقِ شریعت) حکم کی بجاآوری میں، اس طرح ہو جیسے پیر پر عاشق ہو[3]۔

(٦) بُرے کاموں سے بچنے، اچھے کاموں پر توجہ دینے، اور بَشری کدُورتوں اور بُری عادتوں، مثلاً حسد، نِفاق، جھوٹ، بخل، لالچ، فریب، رِیاکاری اور غیبت وغیرہ سے دُور رہنے کا نام توبہ ہے۔ جو شخص ان بُری عادتوں کو چھوڑ دیتا ہے، اور اس کے برعکس خُوبیوں، مثلاً سخاوت، رَواداری، اچھے اَخلاق اور عاجزی وانکساری وغیرہ سے آراستہ ہو جائے، اُس سے حجاب دُور ہو جاتے ہیں[4]۔

جانشیں کا تقرُّر

حضرت خواجہ مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وِصال کے روز اپنے حجرۂ خاص میں خلفاء اور مریدوں کی موجودگی میں، حضرت سیِّد عبد الرزاق نُورالعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنا جانشین مقرّر فرمایا، اور بوقتِ ظہر اُن کی اِقتداء میں نماز ادا فرمائی، اس کے بعد اپنی خانقاہ میں رَونق افروز ہو گئے، بعد اَزاں اسی دن دَورانِ محفل حضرت

(۱) دیکھیے: "لطائف اشرفی" علم وراثت، ۱/۵۹، ٦۰۔
(۲) دیکھیے: "سیّد اشَرف جہانگیر سمنانی کی علمی، دینی اور رُوحانی خدمات کا تنقیدی جائزہ" باب ۴، فصل ۲، علمِ فقہ کا جاننا ضروری ہے، ص۲۸۴۔
(۳) دیکھیے: "لطائف اشرفی" شرائطِ ذکر، ۱/۳۹۹، ۴۰۰۔
(۴) ایضًا، لطیفہ ۲۸: توبہ کے بیان میں، ۲/۱۷۵۔

مخدوم سمنانی پر وجدانی کیفیت طاری ہوئی، اور اسی کیفیت میں ۲۸ محرّم الحرام ۸۳۲ھ/۱۴۲۹ء کو آپ کا وصال ہوا[۱]، ع

میں اُن کی مِدحت بیاں کروں کیا، کہ سارے عالَم میں ہے یہ شہرت

مجدّدِ وقت تھا جہاں میں، ولی وعالی مقام اشرف[۲]

مزارِ پُرانوار

حضرت مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُرانوار کچھوچھہ شریف، ضلع امبیڈکر نگر (سابقہ ضلع فیض آباد)، صوبہ اُترپردیش، بھارت میں ہے، جہاں ہر سال محرّم الحرام کی ۲۸ تاریخ کو عرس شریف کا انعقاد ہوتا ہے۔ حضرت مخدوم سمنانی کے وصال شریف کو تقریبًا چھ سو ۶۰۰ سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے، لیکن آپ کے لیے محبت وعقیدت کے جذبات لوگوں کے دلوں میں آج بھی جُوں کے تُوں مَوجزن ہیں، عقیدتمند حضرات محبت کے جذبات سے سرشار ہو کر، حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوتے ہیں، اور آپ کے فیضان سے فیضاب ہوتے ہیں! ع

نہ مجھ سے چُھوٹے گا ان کا دامن، نہ مجھ کو بُھولے گا نامِ اشرف

میں بندہ بے درم ہوں اُن کا، اَزَل ہی سے ہوں غلامِ اشرف[۳]

---

(۱) دیکھیے: "غوث العالم مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی" ۵۔

(۲) دیکھیے: "صحائفِ اشرفی" چھٹا صحیفہ، قصیدہ، ۱/۱۱۰۔

(۳) دیکھیے: "صحائفِ اشرفی" چھٹا صحیفہ، قصیدہ، ۱/۱۱۰۔ "غوث العالم مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی" ۵۔

دعا

اے اللہ! حضرت مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر اپنی کروڑہا رحمتیں نازل فرما، حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے محبوب بندوں کے صدقے ہماری بھی بخشش ومغفرت فرما، ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے، اور اُن کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرما، آمین یاربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا، وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.